بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۲ / بدھ ۸ شعبان ۱۴۰۳ھ ہجری، یکم احسان ۱۳۶۲ ہش، یکم جون ۱۹۸۳ء / نمبر ۱۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے کینیڈا میں نئے مشن اور مساجد بنانے کے منصوبہ کا اعلان

تین سال کے اندر اندر اہلِ کینیڈا کو چھ لاکھ ڈالرز پیش کرنے کی تلقین

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر جماعت کینیڈا کا والہانہ لبیک: ۲ لاکھ سے زائد کے وعدے فوری طور پر ہو گئے

۲۰ اپریل ۸۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کینیڈا کے احباب جماعت کے نام یہ پیغام بھجوایا گیا کہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی طرح وہ بھی آگے بڑھیں۔ اپنی کمر ہمت کس لیں اور بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پوری کرنے کے لیے آئندہ تین سال کے اندر اندر مبلغ چھ لاکھ ڈالر کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام اور موجودہ مشن ہاؤسز کی توسیع کے لیے پیش کریں، اس تحریک میں ہر فرد جماعت اپنی توفیق کے مطابق قربانی پیش کرے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بے انتہا اخلاص ہے جماعت کینیڈا کے احباب نے فوری ایک نئے جذبہ اور جوشِ خدمت کا نظارہ پیش کیا ہے چنانچہ برادرم مکرم منیر الدین شمس صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا اپنی ۱۱ مئی ۸۳ء کی محررہ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ٹورنٹو کی ماہانہ میٹنگ میں جب حضور کا یہ پیغام احباب جماعت تک پہنچایا گیا تو اُسی وقت قریباً ۹۰ ہزار ڈالر کے وعدے ہو گئے اس کے بعد انفرادی وعدے دھڑا دھڑ ملنے شروع ہو گئے اور اب تک ۲،۰۴،۳۳۵ ڈالرز کے وعدے مل چکے ہیں ابھی بہت سی جماعتوں اور احباب کے وعدے آ رہے ہیں توقع ہے انشاء اللہ بہت جلد حضور کی خواہش کے مطابق احباب چھ لاکھ ڈالرز کا ٹارگٹ حاصل کر لیں گے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے جان مال اور اخلاص میں بے انتہا برکت ڈالے ان کے رزق میں مزید فراخی عطا فرمائے ان کی قربانی کی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے اور ان سے راضی ہو۔ آمین

ایک دوست کی مخلصانہ پیشکش

مکرم منیر الدین شمس صاحب لکھتے ہیں کہ کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور مساجد فنڈ کے قیام کے لیے حضور کی آواز میں اتنی برکت ہے کہ روح وجد کرنے لگتی ہے۔ پیارے آقا کے ارشاد پر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ خاکسار نے سب سے پہلے ابتداء اپنی ذات سے کی اور ایک ماہ کا پورا الاؤنس ۵۷۰ ڈالرز اس فنڈ میں پیش کرنے کا ارادہ کر لیا اس کے بعد سب سے پہلے عزیزم مکرم حبیب اللہ صاحب طارق کو تحریک کی انہوں نے اسی وقت دس ہزار ڈالرز کا وعدہ کر دیا۔ دوسرے روز صبح صبح وہ آئے اور بتایا کہ رات دس ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا اور آج صبح ہی میرے وکیل نے فون پر بتایا کہ میرے ہوٹل کا مقدمہ جو عرصہ سے لٹکتا چلا آ رہا ہے وہ چند دنوں میں ہمارے حق میں ہو جائے گا۔ اس کے چند روز بعد فیصلہ ان کے حق میں ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کتنی جلدی فضل فرماتا ہے اور کس طرح اپنے مخلص بندوں کی قربانیوں کی اُس دنیا میں ہی نہیں اِس دنیا میں بھی بے حساب جزا دیتا ہے کی یہ ایک تازہ مثال ہے۔

ایک طالب علم کی غیر معمولی قربانی

کینیڈا کے ایک طالب علم مرزا حمید احمد صاحب نے جب حضور کا پیغام نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام کے لیے سُنا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے انہوں نے اس فنڈ کے لیے اپنی طرف سے چھ ہزار ڈالرز کا وعدہ لکھوا دیا۔ احباب اس مخلص نوجوان کے لیے دُعا کریں اللہ تعالیٰ اسکے اخلاص میں بے حد برکت ڈالے۔ اسکی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال ثانی) تحریک جدید

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۱ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت متلی سر درد اور کمزوری کی وجہ سے بہت خراب ہے احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

• مکرم برادرم منصور احمد صاحب مبشر مبلغ ڈنمارک کے والد محترم حکیم محمد صدیق صاحب گزشتہ دو ہفتوں سے شدید علیل ہیں کمزوری بہت ہے اور بلڈ پریشر کی بھی تکلیف ہے تمام احباب اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(مغفور احمد۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حافظ آباد)

• مکرم سیٹھ عزیز حسین صاحب کا دل کا آپریشن لندن میں ہو رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوف کی جلد شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری فیض احمد۔ صدر محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

• مکرم برادرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بیماری میں کچھ افاقہ ہوا تھا۔ لیکن اب پھر تکلیف کافی زیادہ ہو گئی ہے۔ چلنا پھرنا بھی بہت مشکل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مقصود قمر صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(طارق محمود جاوید مربی سلسلہ بھیرہ)

• حضرت حکیم دین محمد صاحب احمدی پنشنر ملٹری اکاؤنٹینٹ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۸۳ء کو بوقت ۵½ بجے شام اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بوقت وفات آپ کی عمر ۹۸ برس کے قریب تھی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ تعالیٰ آپ پر راضی ہو) کے کلاس فیلو ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ اگلے روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے قبر تیار ہونے پر مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کی خواہش اور وصیت کے مطابق تابوت کے بغیر دفن کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اسماعیل احمد طارق اور تین لڑکیاں اور کئی نواسے نواسیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے درجات قرب میں بڑھاتا رہے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ شعبان ۱۴۰۳ھ
یکم احسان ۱۳۶۲ ہش

مامورینِ الٰہی مخالفوں کی بدزبانیوں کا جواب

صرف دعاؤں کے ذریعہ دیتے ہیں

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مامورین الٰہی کی قوموں نے ان پر ایمان لانے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ ان کی مخالفت کرنے اور انہیں ان کے مشن میں ناکام کرنے کی بھرپور کوشش بھی کی۔ اس کوشش میں انہوں نے نہ صرف یہ کہ ان مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے بلکہ جسمانی اذیت اور عقوبت کے علاوہ انہیں قلبی اذیت پہنچانے کی غرض سے ان کی تحقیر و تذلیل اور اہانت کا بھی ارتکاب کیا حتیٰ کہ انہیں برے ناموں سے پکارنے اور گالیاں دینے سے بھی وہ باز نہ رہے۔

مامورین الٰہی نے ان کے سامنے محکم دلائل پیش کئے لیکن انہوں نے قائل اور لاجواب ہو جانے کے باوجود ان کا کوئی اثر قبول نہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے اردگرد اور خود ان کی جانوں کے متعلق نشان ظاہر کئے اور کئے بھی پے در پے۔ ان نشانات کے ظہور پر حیرت زدہ اور مبہوت ہو جانے کے باوجود وہ انہیں خاطر میں نہ لائے اور ایک ہی رٹ لگائے رکھی کہ ہم کبھی ایمان نہ لائیں گے، ہم عذاب کا نشانہ بننا قبول کریں گے لیکن اپنے آباء و اجداد کے مسلک کو خیرباد نہیں کہیں گے۔ دلائل کے مقابلہ میں منہ کی کھانے اور نشان نمائی میں عاجز آنے کے بعد مخالفین کے لئے ایک ہی ہتھیار رہ جاتا تھا اور وہ اسے استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ وہ تھا دریدہ دہنی اور گالیوں کا ہتھیار۔ دریدہ دہنی سے وہی کام لیتا اور گالیاں وہی دیتا ہے جو معروف طریق مقابلہ میں شکست فاش کھانے کے بعد اپنے آپ کو مزید مقابلہ کے لائق نہیں پاتا۔ چنانچہ مامورین الٰہی کے مخالفین بالآخر اسی کا سہارا لے کر کبھی انہیں نعوذ باللہ پاگل اور مخبوط الحواس کہتے، کبھی کاہن اور اٹکل پچو باتیں کرنے والا قرار دیتے۔ کبھی جادوگر بتاتے اور کبھی کہتے یہ تو محض خیالی گھوڑے دوڑانے والے شاعر ہیں۔

اپنے اس طرز عمل سے وہ دراصل اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب خدا ان کے معاملہ کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے کر حق اور باطل کی آویزش کو اس کے اختتام تک پہنچانے کا فیصلہ کر لیتا ہے اور انہیں آخری موقع کے طور پر مہلت دیتا ہے کہ وہ اگر حق کو قبول نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم شرافت کا طریق تو اختیار کریں اور انسانیت کی تذلیل کے مرتکب تو نہ ہوں۔ جب وہ اس مہلت سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے اور گالیاں دینے میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں تو موعودہ عذاب انہیں آگھیرتا ہے۔

جملہ انبیائے ماسبق کی طرح خود خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی انتہائی تکلیف دہ حالات میں سے گزرنا پڑا۔ وہ کونسا ظلم تھا جو آپؐ کی قوم نے آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف روا نہ رکھا اور جب کفار مکہ نے دیکھا کہ ظلم و ستم کا بازار گرم کرنے سے بھی ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی اور یہ رفتہ رفتہ بڑھتے اور ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں تو وہ جھنجھلا کر گالیوں پر اتر آئے اور لگے آپؐ کو برے برے ناموں سے پکارنے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ أَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَإِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ (الطور آیات ۳۰ تا ۳۲)

یعنی اے رسول! تو ان کی باتوں کی پرواہ نہ کر اور نصیحت کئے جا۔ تیرے رب کے احسانات جو اس نے تجھ پر کئے شہادت دے رہے ہیں کہ (ان لوگوں کی زبان درازیوں کے برخلاف) تو نہ تو کاہن ہے اور نہ ہی مجنون۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں۔ یہ شخص شاعر ہے اور یہ کہ ہم اس انتظار میں ہیں کہ گردش ایام کب اس کو ہلاک کرتی ہے۔ اے رسول! تو ان سے کہہ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں (مراد یہ کہ خدا خود آشکار کر دے گا کہ گردش ایام کس کو ہلاک کرتی ہے۔)

اس پر بھی جب کفار مکہ اپنی شرارتوں اور بدزبانیوں سے باز نہ آئے بلکہ برے ناموں سے پکارنے میں بڑھتے ہی چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ لوگ نصیحت اور سمجھانے کا کوئی اثر قبول نہیں کریں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ:۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَإِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الطور آیات ۴۷، ۴۸)

اے رسول! تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے حتیٰ کہ وہ اس دن کو دیکھ لیں جب ان پر بجلی گرے گی جب ان کی تدبیریں ان کے کسی کام نہ آئیں گی اور کوئی ان کو عذاب سے بچا نہیں سکے گا۔ یاد رکھو! ظالموں کے لئے (آخرت کے اس عذاب کے علاوہ ایک اور عذاب بھی ہے (جو اسی دنیا میں انہیں ملے گا۔) لیکن ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔

چونکہ ان لوگوں نے نصیحت کا کوئی اثر قبول کرنا ہی نہ تھا اور انہیں سمجھانے کی تمام کوششیں رائیگاں جاتی نظر آ رہی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو ان لوگوں کی ہدایت یابی اور عذاب سے بچاؤ کے لئے دعاؤں پر زور دینے کی تلقین کی چنانچہ فرمایا:۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ (الطور آیات ۴۹، ۵۰)

اے رسول! اپنے رب کے فیصلہ کا صبر سے انتظار کر تو ہماری حفاظت میں ہے۔ اور جب تو اٹھے تو اپنے رب کی تسبیح کر اور اس وقت بھی جب ستارے ڈھل رہے ہوں اس کی تسبیح و تحمید کیا کر۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے عرب کے بیابانی ملک میں انقلاب برپا کر دیا۔ صدیوں کے مردے زندہ ہوئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑے بغیر نہ رہے اور کفار مکہ اپنے انسانیت سوز مظالم اور دریدہ دہنیوں اور بدزبانیوں کے باوجود نام و نشان مٹانے والے اس دردناک عذاب سے محفوظ رہے جس سے پہلے انبیاء کی قومیں دوچار ہوئی تھیں۔ اس میں شک نہیں انہیں کمزور و بے بضاعت صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں ذلت آمیز شکستوں سے دوچار ہونا پڑا جس سے ان کا غرور اور عزت و وقار خاک میں ملے بغیر نہ رہا لیکن وہ اس عذاب سے بچائے گئے جو ظالموں کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ انسانیت سوز مظالم اور مخالفوں کی دریدہ دہنیوں اور بدزبانیوں کے بالمقابل مامورین الٰہی کی تمام تر کامیابیوں کا دارومدار دعاؤں پر ہی ہوتا ہے اور وہ دعا کو اس کی انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

یاد رکھیں

۳۰ جون — مالی سال رواں کا آخری دن — یاد رکھیں

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْخِلَافَةُ فِی الْاِسْلَامِ

خلافت کی اہمیت ضرورت اور برکات عظیمہ

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ ممالک مشرق وسطیٰ

قرآن کریم میں ۱۱۴ سورتیں ہیں ان سورتوں میں سے سورہ النور کا آغاز اور اسلوب بیان اپنے رنگ میں غیر معمولی نوعیت کا اور منفرد ہے چنانچہ اس سورۃ النور کی اہمیت کے لئے ابتدا میں ہی ایسے پر شوکت الفاظ رکھے گئے ہیں جو کسی اور سورۃ میں نہیں ہیں فرمایا۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَا اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(آیت : ۲)

یہ ایک ایسی عظیم سورۃ ہے جو ہم نے اتاری ہے اور جس پر عمل کرنا ہم نے فرض کیا ہے اور اس میں ہم نے روشن احکام نازل کئے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ نور میں کئی احکام بیان کئے گئے ہیں جو اسلامی معاشرہ کے استحکام کے لئے بہت ہی ضروری ہیں۔ عفت و عصمت کے قیام کے لئے اہم مسائل اور احکام بیان کئے گئے ہیں۔ معاشرہ کی ظلمتوں کو دور کرنے میں یہ سورۃ تریاق کی حیثیت رکھتی ہے

اور اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام النور ہے کیونکہ اس سورۃ میں بیان کردہ احکام پر عمل پیرا ہونے کے نیک نتائج انسانی ماحول کو خدائی نور سے جگمگ جگمگ کر دیتے ہیں اس سورۃ کا اہم ترین موضوع اور حکم قیام خلافت ہے

جو فرزندانِ اسلام کے لئے اجتماع اتحاد اور استحکام کا باعث ہے اور ہر قسم کی ترقی میں ممد ہے کیونکہ خلیفہ خدا تعالیٰ کے دین کے استحکام اور احیاء کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ذمہ دار ہوتا ہے اس کے دن اور رات اسی کام کے لئے کلیۃً وقف ہوتے ہیں اس کی ہر حرکت میں نورِ الٰہی کا عکس ہوتا ہے خلافت کا استحکام دین کا استحکام ہے جماعتی وحدت اور تنظیم کی روح پیدا ہوتی ہے اسلام میں قوت اور تمکنت ہوتی ہے اور غیر معمولی بیداری کی لہر کے آثار دکھائی دیتے ہیں جو مسرت اور شادمانی کا پیغام لاتی ہے اس سورۃ النور میں وہ معرکۃ الآرا آیت درج ہے جسے آیت استخلاف کہتے ہیں جس میں اُمتِ محمدیہ کو خلافت کے قیام کا حکم دیا گیا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(سورۃ النور آیت ۵۶-۵۷)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جسطرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے جو مومنوں کے کامل ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا اجماع خلافت پر ہوا۔ اور حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے خلیفہ راشدہ ہوئے اسلام کے دورِ اوّل میں چار خلفاء کو خلفاءِ راشدین کہا جاتا ہے یہ خلافت منہاجِ نبوت پر قائم تھی یہ سلسلہ خلافت راشدہ حضرت علیؓ کی وفات کے بعد ختم ہو گیا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی خبر دی تھی۔

کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو جائے گی۔

خلافتِ راشدہ نے تیس (۳۰) سال تک اسلام کی عظیم خدمت کی اور اسلام کو شوکت، رعب اور دبدبہ حاصل ہوا۔ اس وقت کی دو بڑی حکومتوں روس ایمپائر اور سلطنتِ فارس میں اضمحلال اور ضعف کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ خلافتِ راشدہ میں مسلمانوں کی قیادت کامیابی و کامرانی سے ہر طرف اپنے آثار اور نتائج ظاہر کر رہی تھی ایک نظام کے ماتحت رابطہ اور تنظیم سے کام ہو رہا تھا مگر تیس سال گزرنے پر حضرت علیؓ کی خلافت کے بعد نظامِ خلافت نظامِ خلافت ختم ہو گیا جماعتی روح مفقود ہو گئی ہر طرف انتشار پراگندگی اور طوائف الملوکی سے حالات بد سے بدتر ہوتے گئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی روح جب ختم ہو گئی۔ تو خلافتِ راشدہ بھی ختم ہو گئی۔ آیت استخلاف کے مندرجات میں یہ امر مذکور ہے کہ نبوت کے بعد ایک بہت بڑا انعام ربانی یہ خلافت ہے اور اس کی برکات عظیم ہیں۔ خلافتِ راشدہ کی پہلی برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے نبوت کا سایہ قائم رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے رسول کا ظل قائم ہو جاتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۳)

خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔

(شہادت القرآن ص ۵۴)

(۲)

● خلافت کی دوسری عظیم برکت اس امر میں پوشیدہ ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ قرآن کریم نے کئی مقامات پر اس امر کی وضاحت کی ہے کہ خلیفہ کا تقرر خدا تعالیٰ اپنی خاص حکمتوں سے خود کرتا ہے اور اس کے انتخاب میں خدائی ہاتھ ہوتا ہے لفظ یَسْتَخْلِفَنَّهُمْ میں یہی نظریہ موجود ہے اور خدا تعالیٰ نے خلافت کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور خدا تعالیٰ مومنوں کے قلوب میں تبدیلی کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اس وقت کے بہترین شخص کو خلافت دی جاتی ہے ایسا شخص خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول و محبوب ہوتا ہے

● خلافت کی تیسری برکت یہ ہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کا انعام مومنوں کو یہ ملتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خلیفہ کے انتخاب کے لئے ان کو اپنی وحیِ خفی سے بطور واسطہ کے بتاتا ہے اور کئی مومنین اور صالحین کی جماعت خلیفہ کی ہر مہم میں اس سے تعاون کرتی ہے اور خدائیت کے جذبہ سے ہر کام ہوتا ہے اور ان کے ہر کام میں ایمان اور اعمالِ صالحہ کی جھلک ہوتی ہے اور ان میں بشاشتِ ایمان ہوتی ہے۔

● خلیفہ کی چوتھی برکت یہ ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے دین کو استحکام قوت اور تمکنت ہوتی ہے اور اغیار یہ محسوس کرتے ہیں کہ خلافت کی برکت نے ان کے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کر دی ہے اور ان میں باہمی محبت و اتحاد موجود ہے اور ان کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ خلافت کے ذریعہ نہ صرف مومنین کے قلوب میں ولولہ۔ جذبہ اور امنگ پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے اندر بیداری کی لہر کا پیدا ہونا لازمی امر ہے ان کے ہر کام میں منصوبہ بندی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز نظارے دیکھنے میں آتے ہیں آیت استخلاف میں لفظ دین استعمال ہوا ہے جس کے ایک معنے تدبیر کے بھی ہوتے ہیں خلافت کے ذریعہ نئی نئی تحریکات کی جاتی ہیں اور یہ بھی دین کی تمکنت اور قوت کے لئے تدبیر کا کام دیتی ہیں۔

● آیت استخلاف میں خلافت کی پانچویں برکت یہ بتلائی گئی ہے کہ مسلمانوں کے ہر خوف و خدشے کو امن سلامتی اور خوشگوار حالات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے معاندین اور اغیار اسلامی صفوں میں اگر انتشار اور افتراق پیدا کرتے ہیں۔ تو خلافت اس کو اجتماع اور اتحاد میں تبدیل کر دیتی ہے اور اُمتِ اسلامیہ ہر قسم کی ترقی اور سعادت کی منازل طے کر کے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتی ہے کیونکہ خلافت قرآنی زبان میں یہ منادی کرتی ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور کسی قسم کا تفرقہ نہ کرو۔

سبحان اللہ کیسی عظیم برکت ہے جو خلافت کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے واقعات اور شواہد اس امر کے شاہدِ ناطق ہیں کہ خلافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی برکت اور سعادت سے مومنوں کے خوف امن سے تبدیل ہوگئے ہر وہ کوشش اور سازش جو دین کو گزند پہنچانے والی ہو وہ خلافت کی برکت سے ناکام ہو جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو انتہائی خوفناک اور ہولناک حالات سے گزرنا پڑا۔ ۱۹۵۳ء اور پھر ۱۹۷۴ء کا دور جماعت پر شدید ابتلاء کا دور تھا اور فرزندان احمدیت کی نوکِ زبان پر یہ الفاظ تھے متیٰ نصر اللہ آخر کار صرف اور صرف خلافت کے ذریعہ سے یہ خطرناک حالات ٹل گئے اور جماعت پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے ترقی کی طرف قدم اٹھا رہی ہے۔

● خلافت کے ذریعہ سے جماعت میں عبادت کی رُوح پیدا ہوتی ہے اور خلافت کا بنیادی کام ہی دراصل عبادت کی روح کا پیدا کرنا ہے وہ خلیفہ توحید کے علم کو تھامے ہوئے اس امر کا اعلان عام کرتا ہے کہ توحید ہی اسلام کی بنیاد ہے اور پھر یہ کہ

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کی روشنی اور اتباع میں وہ کام کرتا ہے اس کے لیل ونہار اس کوشش میں صرف ہوتے ہیں توحید اپنی ذات میں بہت بڑی طاقت اور قوت ہے رومن ایمپائر کا ایک کمانڈر حضرت عمرؓ کے دستِ مبارک پر اسلام میں عبادت کی روح سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرتا ہے اور اس نے کہا کہ میں نے مسلمان سپاہیوں سے جب یہ آیتِ قرآنی سنی مجھ پر اس کا غیر معمولی اثر ہوا ہے

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔

● خلافت کی ساتویں برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے بڑے اہتمام سے اقامۃ الصلوٰۃ کا فریضہ سرانجام پاتا ہے اسلامی اصطلاح میں اقامۃ الصلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نماز بغیر امام کے نہیں ہوتی اور مقتدی امام کے مطیع اور تابع ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے سے اطاعت اور قیادت کا سبق دینا مقصود ہے نماز باجماعت کے قیام میں صفوں کو درست اور سیدھا رکھا جاتا ہے۔ کندھے سے کندھا ملانا پڑتا ہے صفوں میں کسی قسم کی کجی ناقابلِ برداشت ہے نماز ایک ایسا تمثیلی نظارہ ہے جس میں وحدت اور اتحاد کا سبق دیا گیا ہے، افتراق و انتشار سے بچایا گیا ہے اور یہ اس امر کا عہد ہے کہ صرف اور صرف خلافت کی برکت سے ہی تم حقیقی طور پر اقامت صلوٰۃ کر سکتے ہو اور ہر قسم کی طبقاتی اور نسلی اختلاف کی خرابیوں سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ خلافت کی آٹھویں برکت انفاق فی سبیل اللہ ہے یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی۔ نظامِ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید قرآن اور احادیث میں بڑے تکرار سے ہوئی ہے اور جو لوگ یہ فریضہ ادا نہیں کرتے ان کے متعلق انتہائی زجر و توبیخ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کیا جنہوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا تھا۔

● خلافت کی ایک نمایاں برکت اطاعتِ رسول ہے۔ خلفاء کے خطبات اور ان کی تلقین کا نچوڑ اطاعتِ رسول ہی ہوا کرتا ہے خلافت کی برکت سے ہی جماعت کے افراد میں اطاعتِ رسول کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اُن میں محبتِ رسول اور اس کے ساتھ عشق و فدائیت پیدا ہو جاتی ہے اطاعتِ رسول کا مقصد احکامِ رسول کی اتباع ہے اور اپنے گفتار و کردار میں رسول کی اقتدا کرنا ہوتی ہے اس روح سے خلافت کا استحکام ہوتا ہے اور مومنوں کے قلوب میں اگر کبھی جمود اور کسل پیدا ہو جائے تو وہ بیداری میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

● خلافت کی دسویں برکت یہ ہے کہ ان احکام پر عمل کرنے سے فرزندانِ اسلام اور توحید اور علمبردارانِ خلافت خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم و کرم سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ لعلکم ترحمون سے مراد ہے کہ اے مسلمانو! خلافت رحمِ خداوندی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے جس کو یہ دولت مل جائے اس کے سامنے دوسری دولتیں سب ہیچ ہیں۔

(۳)

خلافت کی ضرورت اور اہمیت اس امر سے ہی عیاں ہے کہ مختلف اوقات میں احیاءِ خلافت کی تحریک مسلمانوں میں ہوئی ہے اور سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کرتا ہے کئی اکابرین اور مشاہیر کے نام اس غرض کے لئے منصۂ شہود پر آئے مگر یہ بلبلے تھے جو غائب ہو گئے

خلافت کی اہمیت کے بارے میں اکثر مشاہیر نے کتب لکھی ہیں جو اُن کی اس خواہش کی چغلی کھاتی ہیں کہ وہ خلافت کے تمنائی ہیں مگر خلافت ان میں قائم نہیں ہوتی۔ بطور مثال مولانا ابوالکلام آزاد کے چند اقتباس درج ذیل ہیں۔ مولانا آزاد خلافت کی اہمیت اور ضرورت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

"پھر جس طرح شخصی و اعتقادی اور عملی زندگی کے مراکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملی زندگی کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا لہٰذا وہ مرکز بھی قرار دے دیا گیا۔ تمام اُمت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اس کی معیت اس کی رفاقت اس کی اطاعت اس کی حرکت پر حرکت۔ اس کے سکون پر سکون اس کی طلب پر لبیک اس کی دعوت پر انفاقِ جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں نہیں آسکتا ہے۔ اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام "خلیفہ اور امام" ہے۔

(مسئلہ خلافت صہ ۲۵)

پھر مولانا آزاد اولی الامر منکم کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں

"اس آیتِ کریمہ میں قرآن کے اس قانونِ شریعت کا اعلان کیا ہے کہ خلیفہ و امام کی اطاعت مسلمانوں پر فرض ہے اور اس کا وجود نظامِ جماعت کا مرکزی اقتدار ہے"

(مسئلہ خلافت)

(۴)

۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کے متعلق کئی الہامات ہوئے اس بناء پر آپ نے ایک رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں آپ نے فرزندانِ احمدیت کے نام ایک پیغام دیا اور اس رسالہ کے تحریر کرنے کی وجہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ اس رسالہ الوصیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرزندانِ احمدیت کو مختلف مواعظ اور نصائح سے جہاں نوازا ہے وہاں آپ نے جماعت میں نظامِ خلافت کی پیشگوئی کی ہے اور اس کو قدرتِ ثانیہ کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے کیونکہ نبوت خدا تعالیٰ کی طرف سے قدرتِ اولیٰ ہوتی ہے اور خلافت قدرتِ ثانیہ ہوتی ہے۔ کیونکہ خلافت نبوت کے لئے بمنزلہ تتمہ کے ہوا کرتی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

۔۔۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور

چاہیئے کہ ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھی ہو کر دعا میں لگی رہے تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں سمجھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل حضرت مولوی نورالدین صاحب ہوئے جبکہ آپ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اوّل ہوئے اس وقت کے اکابرین جماعت نے بھی آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور آپ کو واجب الاطاعت امام تسلیم کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے الفاظ کی تصدیق کی کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت کا قیام ہے آپ کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ دوم حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد ہوئے اور آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مظہرِ ثالث ہوئے اور اب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب طال اللہ عمرہٗ ونصرہٗ اللہ نصراً عزیزاً مظہرِ رابع ہوئے ہیں۔

اس تسلسل سے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور اس بابرکت نظام سے احیاءِ اسلام اکنافِ عالم میں ہو رہا ہے۔

خلافت کی برکت سے ہی نظام میں وحدت و اتفاق موجود ہے اور خلافت کی برکت سے ہی آیتِ استخلاف میں مذکورہ برکات اور مقاصد کما حقہٗ پورے ہو رہے ہیں۔ تائیدِ ربانی کے غیر معمولی نظارے روزانہ دیکھنے میں آرہے ہیں احمدیت کا قافلہ رواں دواں ہے اور ہر دن جماعت کے لئے ترقی کا باعث ہے بیداری کی لہر ہر جماعت میں پائی جاتی ہے وہ مبارک آواز جو سرزمین قادیان سے بلند ہوئی وہ صحراؤں اور جنگلات سے گزرتی ہوئی اور سمندری لہروں کو چیرتی ہوئی آج مشرق و مغرب جنوب و شمال میں بلند سے بلند ہو رہی ہے اور یہ سب کچھ خلافت کی برکت سے ہے۔

ربوہ کے احباب متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں روزنامہ الفضل کی لوکل ایجنسی سلمان نیوز ایجنسی کے نام سے قائم ہے اور اخبار کی تقسیم کا مناسب انتظام موجود ہے اگر کسی دوست نے نیا پرچہ جاری کرانا ہو تقسیم کے سلسلہ میں کسی کو کوئی شکایت ہو یا کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں تو آٹھ بجے صبح سے ۸ بجے شام تک "زاہد کلاتھ ہاؤس گولبازار۔ ربوہ" پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ بل کی ادائیگی بھی اس جگہ کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز میں ہاتھ کس جگہ اور کس طرح باندھنے چاہئیں؟

(مکرم عبدالماجد طاہر صاحب کارکن دارالافتاء ربوہ)

نوٹ:- یہ مضمون مفتی سلسلہ کے مشورہ سے تیار کیا گیا ہے اور ان کی تصحیح کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔

نماز میں ہاتھ کس جگہ اور کس طرح باندھنے چاہئیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مستحب اور بہتر صورت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ سینہ پر چھاتیوں کے متصل معاً نیچے باندھے جائیں۔ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑا ہوا ہو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر سیدھی رکھی ہوئی ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ یعنی نماز پڑھ اور سینہ پر ہاتھ باندھ۔ نحر کے ایک معنی حضرت ابن عباسؓ نے یہ کئے ہیں۔

"وَضْعُ الیمنٰی علی الشمال فی محل النحر والصدر"

(نیل الاوطار ص ۱۸۹ ج ۲)

یعنی دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ایسی جگہ پر جو نحر اور صدر کہلاتی ہے۔

حضرت طاؤسؒ کی روایت ہے:-

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنٰی علی یدہ الیسریٰ ثم یشدّ بینہما علی صدرہ وھو فی الصلاۃ۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب وضع الیمنٰی علی الیسریٰ فی الصلاۃ)

اسی طرح حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں:-

"صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنٰی علی یدہ الیسریٰ علی صدرہ" (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ)

(نیل الاوطار ص ۱۸۹ ج ۲)

ان دونوں روایتوں کا مفاد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر باندھ لیتے تھے۔

لغت میں صدر کے معنی یہ لکھے ہیں۔

"الصدر ما دون العنق الی فضاء الجوف و قیل ما أشرف من أعلاہ"

یعنی صدر کے معنی ہیں جسم کا وہ حصہ جو گردن سے لے کر پیٹ کے اوپر کے اس حصہ تک ہے جہاں ایک گڑھا سا بنتا ہے اور لسان نے کہا ہے کہ گردن سے نیچے تک کا سامنے والا حصہ صدر کے معنی میں شامل ہے۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کی تصویر کھینچتے ہوئے بیان کرتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو..... اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے ہیں اور پھر دونوں کو نیچے لا کر سینہ یعنی دونوں پستانوں کے اوپر یا ان کے متصل نیچے اس طور پر باندھتے ہیں کہ بایاں نیچے اور دایاں اوپر ہوتا ہے اور عموماً ایسا ہوتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی تینوں درمیانی انگلیوں کے سرے بائیں کہنی تک یا اس کے پیچھے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ انگوٹھے اور کنارے کی انگلی سے پکڑا ہوا ہوتا ہے۔"

(تفسیر القرآن از سید محمد سرور شاہ صاحب ص ۱۷۱
مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۷۴)

حضرت مصلح موعود نماز کا طریق بیان کرتے ہوئے تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:-

"اس کے بعد مسلمان اپنے سینہ پر ہاتھ باندھ لیتا ہے۔ گویا مؤدب ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے (ابن خزیمہ بروایت وائل بن حجر)" (تفسیر کبیر سورۃ البقرۃ الجزء الاول ص ۱۱)

پس صحیح، درست اور مناسب صورت جس کی تائید اس زمانے کے حکم و عدل نے کی ہے یہی ہے کہ ہاتھ سینہ پر چھاتیوں کے متصل نیچے باندھے جائیں۔ لیکن جہاں تک جواز کا تعلق ہے سینہ اور پیٹ اور ناف کے نیچے تک کسی جگہ بھی باندھے جا سکتے ہیں۔ ناف کے نیچے باندھنے کی روایت یہ ہے:-

"ان علیاً قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلاۃ تحت السُّرَّۃِ"

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب وضع الیمنٰی علی الیسریٰ فی الصلاۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی ایک سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے:-

"أَخْذُ الأَکُفِّ علی الأکف فی الصلاۃ تحت السُّرَّۃِ"

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ناف سے اوپر اس طرح ہاتھ باندھا کرتے تھے کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑ لیتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

"ہاتھ سینہ پر اور ناف کے نیچے باندھنا دونوں طرح جائز ہیں" (بدر ۱۳ جنوری ۱۹۱۲ء)

صاحب الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ نماز کے مسائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"والضمُّ للیدین ای الیمنی علی الیسریٰ حال القیام اما علی الصدر او تحت السُّرَّۃِ او بینہما بأحادیث تقارب العشرین فی العدد ولم یعارض ھذہ السنن معارض ولا قدح أحد من أھل العلم بالحدیث فی شئ منہا وقد رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ثمانیۃ عشر صحابیاً حتی قال ابن عبدالبر انہ لم یأت فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلاف"

(الروضۃ الندیہ۔ الجزء الاول ص ۱۷۱)

یعنی دونوں ہاتھ اس طرح باندھنا کہ دایاں بائیں پر ہو مسنون ہے۔ یہ ہاتھ سینے پر باندھے جائیں یا ناف کے نیچے باندھے جائیں یا ناف اور سینہ کے درمیان کسی جگہ باندھے جائیں سب صورتیں درست ہیں۔ یہ امر مختلف احادیث سے ثابت ہے۔ جن کی تعداد بیس کے قریب ہے اور اٹھارہ کے قریب صحابیوں نے ان روایات کو بیان کیا ہے اور کسی نے اختلاف نہیں کیا یعنی ہاتھ سینہ پر بھی باندھے جا سکتے ہیں اور سینہ سے نیچے ناف تک کسی حصہ میں بھی باندھے جا سکتے ہیں اور ناف کے نیچے بھی باندھے جا سکتے ہیں یہ سب صورتیں جواز کی ہیں۔

لیکن جب زیادہ افضل صورت افراد جماعت کے سامنے واضح ہو تو اسے اختیار کرنے میں ہی بھلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہاتھ سینہ پر چھاتیوں سے متصل نیچے باندھے جائیں۔ کیونکہ یہ طریق اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے اور دست بستہ کھڑا ہونے کا سب سے بہترین طریق ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جائز امور میں زیادہ بحث و مباحثہ اور اختلاف نہیں کرنا چاہیئے

جب روایات سے مختلف طریق سے ثابت ہیں۔ تو کوئی بھی طریق اختیار کیا جا سکتا ہے اور اگر کوئی اس دائرہ کے اندر ایک طریق اختیار کرتا ہے تو اس پر معترض ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہاں مناسب انداز میں سمجھایا جا سکتا ہے لیکن اسے اختیار ہے کہ عمل اپنی مرضی کے مطابق کرے کیونکہ اختیار کی گنجائش موجود ہے اور یہ گنجائش شریعت نے اسے دی ہے۔

تبرکات

خدا کی زمینی بادشاہت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:-

"عیسائیوں کو اس بات پر زور دینا اچھا نہیں کہ صرف آسمان میں ہی خدا کی بادشاہت ہے جو ابھی زمین پر نہیں آئی۔ کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آسمان کچھ چیز نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جب کہ آسمان کچھ چیز نہیں جس پر خدا کی بادشاہت ہو۔ اور زمین پر بھی خدا کی بادشاہت آئی نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ نہیں۔ ماسوا اس کے ہم خدا کی زمینی بادشاہت کو بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ اس کے قانون کے موافق ہماری عمریں ختم ہو جاتی ہیں اور ہماری حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اور صدہا رنگ کے راحت اور رنج ہم دیکھتے ہیں۔ ہزارہا لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہیں اور ہزارہا پیدا ہوتے ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ زمین ہزارہا قسم کے نباتات اور پھل اور پھول اس کے حکم سے پیدا کرتی ہے تو کیا یہ سب کچھ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے۔ بلکہ آسمانی اجرام تو ایک ہی صورت اور منوال پر چلے آتے ہیں اور ان میں تغیر و تبدل جس سے ایک تغیر۔ مبدل کا پتہ ملتا ہو کچھ محسوس نہیں ہوتی۔ مگر زمین ہزارہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے۔ ہر روز کروڑہا انسان دنیا سے گذرتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک طور سے ایک مقتدر صانع کا تصرف محسوس ہو رہا ہے تو کیا ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں۔" (کشتی نوح ص ۵۱، ص ۵۲)

(فائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھارہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۸۳ء

ضروری تفصیلات

انعقاد اٹھارہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۷ جولائی بروز اتوار تا ۳۱ جولائی بروز اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ ۱۷ جولائی کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں کلاس کا افتتاح ہوگا۔

معیار فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس میں شمولیت کے لئے کم از کم معیار مڈل پاس ہے (عمر کی کوئی پابندی نہیں۔) کلاس کے تین معیار ہیں۔

- معیار اوّل :- جو بی۔ اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔
- معیار دوم :- جو میٹرک یا اس سے اوپر مگر بی اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔
- معیار سوم :- جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔

ہر معیار کے لئے الگ الگ نصاب مقرر ہے۔ جس کی تدریس کے لئے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

:- نصاب :-

مضمون	برائے معیار اوّل	برائے معیار دوم	برائے معیار سوم
قرآن مجید	سورۃ فاتحہ، دس منتخب آیات اور ان کا ترجمہ، تین قرآنی دعائیں	سورۃ فاتحہ، دس منتخب آیات اور ان کا ترجمہ، تین قرآنی دعائیں	سورۃ فاتحہ، دس منتخب آیات اور ان کا ترجمہ، تین قرآنی دعائیں
عام دینی و تربیتی امور (قرآن و حدیث کی روشنی میں)	(۱) دس تربیتی موضوعات پر منتخب آیات و احادیث و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) "اسلامی اخلاق" (احادیث پر مشتمل کتابچہ)	دس تربیتی موضوعات پر منتخب آیات و احادیث و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	دس تربیتی موضوعات پر منتخب آیات و احادیث و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کلام	وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح برائے مطالعہ (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک	وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر تشریح برائے مطالعہ :- (۱) الوصیت (۲) وصال ابن مریم	وفات مسیح، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر تشریح برائے مطالعہ (۱) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ (۲) ہماری تعلیم۔
تاریخ	برائے ہر سہ معیار :- (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے مختصر حالات۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے مختصر حالات۔		
ادعیہ مسنونہ	برائے ہر سہ معیار :- رات کو سونے کی دعا۔ نیند سے جاگنے کی دعا۔ بیت الخلاء جانے اور نکلنے کی دعا۔ وضو کرنے کے بعد کی دعا۔ اذان سننے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا۔ دعاءِ قنوت، دعائے جنازہ۔ کھانا شروع کرنے اور ختم کرنے کی دعا۔		
بیت بازی	برائے ہر سہ معیار :- اشعار از درِّ ثمین، کلام محمود، درِّ عدن اور بہارِ دل۔		

مقامِ تدریس معیار اوّل کے طلباء و طالبات کے لئے مسجد مبارک (پردے کا انتظام ہوگا) معیار دوم کے طلباء و طالبات کے لئے مسجد اقصیٰ۔ معیار سوم کے طلباء و طالبات کے لئے ایوان محمود۔

قیام گاہ طلباء کا قیام ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اور طالبات کا قیام زیرِ اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ بیرکس میں ہوگا۔

کلاس میں شریک ہونے والے طلبہ و طالبات نصاب کی جو کتب ساتھ لا سکتے ہیں وہ ضرور لیتے آویں کچھ کتب نظارت ہذا کی طرف سے شائع ہوں گی اور وقت پر مل سکیں گی۔ کلاس میں شریک ہونے والے طلباء و طالبات کے لئے ریلوے اسٹیشن اور لاریوں کے اڈہ پر شعبہ استقبال کے منتظمین مورخہ ۱۶ جولائی کی صبح سے کام شروع کر دیں گے۔ ضرورت کے وقت ان سے ان ہر دو مقامات پر خود بھی رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

امامِ وقت کا اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"وہ لوگ جو رَبُّنَا اللّٰہُ کہتے ہیں اور پھر اس دعویٰ پر استقامت اختیار کرتے ہیں اُن پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اُن کی ہر تاریکی نور میں تبدیل کی جاتی ہے اور پھر وہ تاریکی میں بسنے والے ہر شخص کو اُسی نور کی طرف بلاتے ہیں۔ اُن کا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے پھر وہ دنیا کی طرف بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہارے غم بھی اُٹھائیں اور انہیں خوشیوں میں تبدیل کر دیں یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کو خوف ڈراتے ہیں لیکن وہ ان خوفوں سے خوف نہیں کھاتے بلکہ دنیا کے خوف ہٹانے کے لئے دنیا کی طرف بڑھتے ہیں۔

یہ ہیں وہ داعی الی اللہ جو ہمیں بننا ہوگا کیونکہ دنیا ہزار قسم کی ظلمات کا شکار ہے ہزاروں خوفوں میں مبتلا ہے ہزار قسم کے حزن ہیں جو سینوں کو چھلنی کئے ہوئے ہیں۔ پس اے احمدی! آگے بڑھ اور ان خوفوں کو دور کر۔ ان اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دے اور ان غموں کو راحت و اطمینان میں بدل دے کیونکہ تیرے مقدر میں یہی لکھا گیا ہے۔" (الفضل ۲ مئی ۱۹۸۳ء)

(نیابت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نصاب برائے انعامی مقابلہ اطفال الاحمدیہ

احمدی بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ہر سال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقع پر ایک زبانی امتحان / مقابلہ برائے انعامی وظیفہ منعقد کرایا جاتا ہے جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو سند کامیابی کے علاوہ بالترتیب مبلغ -/۲۴ روپے اور -/۱۲۰ روپے انعام دیا جاتا ہے۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس انعامی مقابلہ کے لئے تیاری کرائیں اور اپنے بہترین طفل کو اس انعامی مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے بھجوائیں۔ نصاب درج ذیل ہے:-

۱۔ نماز و اذان معہ ترجمہ۔ ۲۔ سورۃ بقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنا۔
۳۔ آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ ۴۔ اسلام کے بنیادی عقائد۔
۵۔ خلافتِ ثالثہ کے دور میں جاری ہونے والی تحاریک کا خلاصہ۔
۶۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ مولفہ شیخ خورشید احمد صاحب از ص۱ تا ص۶۰۔
۷۔ کلام محمود سے پندرہ اشعار زبانی یاد کرنا۔ ۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ الہامات معہ ترجمہ
۹۔ پانچ اسلامی ممالک اور مقدس اسلامی شہروں کا مختصر تعارف۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سہ ماہی سوم میں ۳ جون بروز جمعہ مثالی وقارِ عمل کا پروگرام بنایا گیا ہے اس سلسلہ میں قبل از وقت جگہ کا تعین اور ضروری سامان کی فراہمی اور تمام اطفال کو اطلاع وغیرہ تمام امور سرانجام دیں۔ کوشش کر کے تمام اطفال کو اس وقارِ عمل میں شامل کریں اور مندرجہ ذیل امور کے مطابق رپورٹ تیار کر کے مرکز کو ارسال کریں
۱۔ کل تعداد اطفال ۲۔ کتنے اطفال وقارِ عمل میں شامل ہوئے ۳۔ کل کتنا وقت صرف ہوا ۴۔ کیا کام ہوا۔
نوٹ:- الگ کاغذ پر تیار کر کے ۱۰ جون تک مرکز پہنچ جانی چاہیئے۔

(سیکرٹری وقارِ عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵۔ ۶۔ ۷ جون
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کریں
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

● میری تائی صاحبہ اہلیہ شیخ انوار رسول صاحب آف کراچی چند دنوں سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصرہ ممتاز ۲۱ دارالرحمت غربی ربوہ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ محترم ماسٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم) مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں کمزور بہت ہے احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
نعیم احمد رحمت بازار۔ ربوہ

● میرے والد محترم عبدالماجد خاں صاحب فضل عمر سروس سینٹر سانگھڑ (سندھ) عرصہ سے بلڈ پریشر (لو) کی وجہ سے بیمار اور کمزور چلے آرہے ہیں ۲۲ مئی کو ایک بجے بعد دوپہر عارضہ قلب کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا جان بچ گئی۔ اب حالت خطرہ سے باہر ہے ان کی کامل اور جلد صحت کے لئے احباب سے دعا کی درمندانہ التجا ہے۔
(خالد محمود خاں فضل عمر سروس سینٹر سانگھڑ)

● مکرم فاروق احمد عمر ولد شیخ حمید احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی کھیل کے دوران ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(صلاح الدین زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

● محترم چوہدری برکت علی صاحب ننگلی ربوہ سر میں پھوڑے نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا کرے۔ آمین۔
(عزیز احمد۔ احمد کارپوریشن ربوہ)

● خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب مقیم مانچسٹر (انگلستان) ان دنوں شدید بیمار ہیں احباب سے ان کی جلد اور مکمل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
(مسعود احمد ظفر اردو بازار سرگودھا)

● والد مکرم محمد یوسف صاحب قریشی زعیم مجلس انصار اللہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔
(مقصود احمد قریشی کوٹ عبدالمالک)

● میرے ماموں محترم محمد حسین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر فیکٹری ایریا ربوہ اچانک پیشاب بند ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد اور کامل صحت عطا کرے۔
(عبدالرؤف ظفر منیجر دواخانہ رفیق حیات ربوہ)

اعلان دارالقضاء

● مکرم حامد حسین ولد نور حسین صاحب سکنہ کلر کہار ضلع جہلم نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا چوہدری خان وفات پا گئے ہیں قطعہ ۱۴/۲ دارالیمن ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔

۱۔ محمد حسین ۲۔ فضل حسین ۳۔ حامد حسین ولد نور حسین مرحوم ۴۔ اللہ رکھی۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔
(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

● مکرم مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب کوارٹر ۹۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ سردار بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں قطعہ ۴/۱ باب الابواب ربوہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے مذکورہ پلاٹ والدہ مرحومہ نے اپنی زندگی میں مرزا احسن بیگ صاحب کو دیدیا تھا۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ ان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

● مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت کیپٹن محمد اسلم مرحوم مکان ۱۶/۵ محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم کیپٹن محمد اسلم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۷/۱۱ واقع محلہ دارالیمن ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔

۱۔ محمد اکرم ہاشمی پسر۔ ۲۔ ثریا آصفہ دختر ۳۔ شمیم اختر دختر مرحومہ ۴۔ شمشاد اختر دختر ۵۔ نسیم اختر دختر۔ ۶۔ ثروت اختر دختر ۷۔ محمد اشرف پسر۔

لہٰذا استدعا ہے پلاٹ مذکورہ سب وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔
(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل ۱۷ مئی ۱۹۸۳ء کے صفحہ ۷ پر "مرگی کا کامیاب علاج" کے زیر عنوان اشتہار میں دوائی کی قیمت -/۶ روپے شائع ہو گئی ہے جو درست نہیں۔ ایک ماہ دوائی کی قیمت -/۶۰ روپے ہے احباب تصحیح فرمالیں۔
(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

برائے خصوصی توجہ ناصرات الاحمدیہ

رمضان المبارک کا مہینہ قریب آرہا ہے۔ ناصرات کی بچیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جب وہ مسجدوں میں (جہاں خواتین کے لئے انتظام ہو) نمازوں اور درس قرآن کے لئے جائیں تو مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں:۔

۱۔ مسجد میں خاموشی سے بیٹھیں۔ باتیں کرنے اور ہنسنے سے پرہیز کریں۔
۲۔ نماز کے لئے جس صف میں جگہ خالی ہو وہاں بیٹھیں آگے جانے کی کوشش نہ کریں۔
۳۔ پنکھے کے قریب بیٹھنے یا سہیلیوں کے پاس بیٹھنے کے لئے بار بار جگہ نہ بدلیں۔ ایک ہی جگہ بیٹھی رہیں۔
۴۔ نمازی کے آگے سے نہ گزریں اور جب نماز کے لئے کھڑی ہوں تو جگہ خالی نہ چھوڑیں کندھے سے کندھا ملائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

شارٹ ٹنڈر نوٹس

۱۔ سربمہر آٹھ ریٹ فیصد ریٹ ٹنڈر درج ذیل کاموں کے لئے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء تا حال ترمیم شدہ مورخہ ۸/۶/۸۳ بوقت ۱۱:۳۰ بجے صبح محکمہ عمارات کے ان منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مطلوب ہیں جن کے ناموں کی تجدید ہو چکی ہو ٹنڈر دہندگان یا ان کے مختار عام کی موجودگی میں اگر وہ رہنا چاہیں کھولے جائیں گے۔
۲۔ ٹنڈر فارم ٹنڈر نوٹس جاری ہونے سے کسی بھی دن دفتری اوقات کار میں مورخہ ۸۳-۶-۸ صبح ۹ بجے تک صرف انہی ٹھیکیداروں کو جاری ہوں گے جن کے پاس ڈیپازٹ کال کے مطابق زر ضمانت موجود ہو گی ٹنڈر مقررہ وقت سے قبل کسی بھی دفتری اوقات کار میں وصول کئے جائیں گے۔
۳۔ ہر کام کے لئے علیحدہ علیحدہ سربمہر لفافہ میں ہر کام کا نام درج ہو استعمال کرنا ہو گا۔
۴۔ کوئی بھی ٹنڈر بغیر زر ضمانت / ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں خفیہ یا بذریعہ ڈاک ارسال کردہ یا نامکمل یا مشروط ہرگز قبول نہیں کئے جاویں گے۔
۵۔ کام کی تفصیل زیر دستخطی کے دفتر میں اوقات کار کے دوران کسی بھی دن دیکھی جا سکتی ہے۔
۶۔ کسی فرم یا کمپنی کی طرف سے قابل قبول مختار نامہ کے بغیر جو ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہو قبول نہیں کئے جائیں گے۔
۷۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ٹنڈر کو وجہ بتائے بغیر رد کر سکتا ہے۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر تخمینہ	زر ضمانت	معیاد
۱۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک نمبر ۹۷ ج ب تحصیل شورکوٹ	۴،۹۰،۵۰۰/-	۹۸۰۰	۹ ماہ
۲۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت شیخ چوہڑ۔ ضلع جھنگ	۴،۹۰،۰۰۰/-	۹۸۰۰	۹ ماہ
۳۔	گورنمنٹ وول سپننگ بمع ٹریننگ سنٹر جھنگ کی جدید و تعمیر	۱۵۰۰۰۰/-	۳۰۰۰	۲۰ دن

ایگزیکٹو انجینئر
پراونشل بلڈنگ ڈویژن۔ جھنگ
(I.P.L.-3877-446)

دانت اچھے صحت اچھی

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/- ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI-PYORRHEA) ماسخورہ کیلئے قیمت ۱۵/- ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES For BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/- ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/- دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے افضال کی غیر معمولی بارش

بیرونی جماعتوں کی برانچز بھی خود کفیل ہونا شروع ہوگئیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات حضور اور جماعت کی خصوصی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اسقدر غیر معمولی فضل کیا ہے کہ بیرونِ پاکستان احباب مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ بعض جماعتیں جن کا انحصار پہلے گرانٹ پر ہوتا تھا اب تھوڑے ہی عرصہ میں خود کفیل ہوگئی ہیں مزید یہ کہ نہ صرف ملکی جماعتیں ہی آگے بڑھی ہیں بلکہ برانچیں بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہیں اور ہر برانچ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی فکر میں ہے۔ اس کی ایک مثال کینیا کی برانچ ممباسہ کی ہے وہاں کے مرکزی مبلغ برادرم مکرم حافظ محمد صدیق صاحب کی رپورٹ ہے کہ۔

"گذشتہ دو ماہ سے جماعت احمدیہ ممباسہ خود کفیل ہوگئی ہے کہ چندوں میں جماعت پہلے سے بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ پچھلے ماہ جماعت کی ماہوار آمد پانچ ہزار شلنگ تھی اس ماہ بھی جماعت کی آمد چھ ہزار شلنگ سے زائد ہے۔ الحمدللہ ہر ماہ جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین جماعت کو بہترین اور مقبول قربانیوں کی توفیق بخشے اور ان کی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے اور ان سے راضی ہو۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

مرکز کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے مضامین کی بہتری کے علاوہ اپنی ظاہری شکل وصورت یعنی کتابت طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی اپنے اعلیٰ معیار پر قائم رہے۔ پہلے اس کی طباعت لیتھو پر ہوتی تھی جسے دو تین سال قبل ختم کر کے اس کی طباعت ونڈ اٹیک پر کروا دی گئی جس کی وجہ سے اخراجات میں یک لخت اضافہ ہوگیا مگر اس وقت مجلس نے اس کی شرح چندہ میں اضافہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

طباعت کی تبدیلی نیز ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اخراجات کی یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ فی رسالہ اخراجات اصل آمد سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ یکم وفا ۱۳۶۲ ہش / یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے پندرہ روپے کی بجائے بیس روپے کردی جائے احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

جو دوست یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیں گے ان سے حسب سابق سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے وصول کیا جائے گا۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جنوبی کوریا کیلئے تبلیغی وفد کی روانگی

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مبلغ انچارج جاپان اطلاع دیتے ہیں کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں پچھلے سال ماہ جنوری میں جنوبی کوریا کا دورہ کر کے تبلیغی جائزہ لیا اب حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ سو ممالک میں مشن قائم کئے جائیں۔ پہلا تبلیغی وفد گیارہ مئی کو جنوبی کوریا کے لئے روانہ ہوگیا۔ یہ وفد مشتمل ہے مبشر احمد صاحب زاہد قائد خدام الاحمدیہ ٹوکیو سید الطاف احمد صاحب اور مکرم مرزا ظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوکیو پر محترم مرزا ظفر احمد صاحب امیر وفد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہل کوریا کے سینوں کو اسلام کے لئے کھول دے۔ اور یہ زمین بھی اسلام کے نور سے جلد منور ہو جائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ سیدہ عذرا احمد صاحبہ بنت مکرم سید شریف احمد صاحب (امریکہ) کا نکاح بہمراہ عزیزم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب ایم بی بی ایس ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب (چک ۲۳ ۵ ن ب) ضلع بہاولپور۔ ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اکتیس ۳۱۰۰۰/- ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفسِ نفیس مجلسِ نکاح میں شرکت فرمائی اور دعا کی۔ مکرم سید شریف احمد صاحب کی طرف سے خاکسار وکیل تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اپنے خاص فضل سے اس تعلق کو مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

(ملک منصور احمد عمر — ربوہ)

احمدی میڈیکل سٹوڈنٹس کیلئے

اِمسال جن احمدی طلباء کو قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں داخلہ ملا ہو وہ اپنے کاغذات مکمل کرا کے جب بہاولپور تشریف لائیں تو محمد اکرم صاحب وقار۔ سالِ چہارم نائب صدر الیسوسی ایشن ۸۸۔ جوہر ہال ہوسٹل یا خاکسار سے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں تاکہ داخلہ کے سلسلہ میں آپ کی مشکلات دُور کی جاسکیں۔ فیس داخلہ اور کاغذات کی تفصیل کا جلد اعلان کرا دیا جائے گا۔

(شاہ محمد جاوید۔ فائنل ایم بی بی ایس ناظم امور طلباء و صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بہاولپور)

کم خرچ مکانات کیلئے نقشے اور مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق کم خرچ مکانات کے نقشوں کے لئے اور دیگر مشورہ کیلئے اہالیان ربوہ میں سے جو ضرورتمند ہوں اور ڈرافٹسمین یا آرکیٹیکٹوں سے قیمتاً نقشہ جات بنوانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ایسے احباب خاکسار سے ہر روز دفتر وکیل المال ثالث تحریک جدید میں مشورہ لے سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

(افتخار علی قریشی
چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس، انجینئرز)

دُعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری عبدالکریم صاحب ابن چوہدری بابا نظام دین صاحب محلہ فیکٹری ایریا ربوہ ۲۳ مئی ۱۹۸۳ء سوموار کے دن ½ ۱ بجے دوپہر ربوہ میں تقریباً ۷۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

والد صاحب مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم پاور ایلیکٹرک کمپنی ملتان کے بڑے بھائی تھے والد صاحب انتہائی نیک سیرت اور دل میں جماعت کی بے پناہ غیرت رکھنے والے مخلص احمدی تھے ۱۹۴۶ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قائداعظم سے ملاقات کے لیے دلی تشریف لے گئے تو والد صاحب کو آپ کے ہمراہ بطور آنریری باڈی گارڈ دلی جانے کا شرف حاصل ہوا ۱۹۴۷ء میں جماعتی خدمات بجالاتے ہوئے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں قادیان سے ہجرت کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ کی زمین کے انتخاب کے لیے تشریف لائے تو بھی والد صاحب کو حضور کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔

مرحوم کی نماز جنازہ منگل ۲۴ مئی کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پڑھائی۔ آپ کی تدفین بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے خاکسار کے علاوہ چار بیٹے، ایک بیٹی، ایک پوتا، پانچ پوتیاں اور ایک نواسہ چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد کی مغفرت فرمائے، اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین۔ اور ان کی اولاد کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہمیشہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

(چوہدری عبدالرحیم۔ ذیشان جنرل سٹور اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)